رموزِ شعر

زاہد آفاق

احمد حسین مجاہد نے 'رموزِ شعر' کی تخلیق میں جو عرق ریزی کی ہے اور مستند عروضی کتب کو سامنے رکھ کر ان سے زیادہ آسان واختصار میں جن شعری عیوب ومحاسن کا نہ صرف اعصارِ رفتہ وحاضر کے سکہ بند شاعروں کے اشعار کی روشنی میں ش عری صنائع کو عروضی بحور کے بہ آسانی سمجھ میں آجانے کے لیے دونوں عہدوں کے شعرائے کرام کا ایک کامیاب شعری موازنہ ومقدمہ ترتیب دیا ہے۔ احمد حسین مجاہد کا یہ قدم ہر وقت قابلِ ستائش ہے۔ یقیناً یہ علمی وادبی کتاب اپنی جامعیت اور علمِ عروض کو بہ آسانی سمجھنے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرنے میں ایک سنگِ میل ثابت ہوگی ان شاٗ اللہ۔

اگر شاعری کا شغف رکھنے والے مبتدی موزوں طبع خواتین وحضرات باقاعدگی سے صرف 'رموزِ شعر' جیسی آسانی سے شعری قواعدو ضوابط سمجھانے والی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں تو وہ اس سے بہت استفادہ کر سکتے ہیں۔

میں ڈاکٹر قاسم بگھیو صاحب چیرمین اکادمی ادبیات پاکستان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے 'رموزِ شعر' کی تخلیق کے لیے ایک بالغ نظر، نہایت تجربہ کار، اعلیٰ درجے کے محقق ونقاد اور ایک عمدہ شاعر وادیب کے اس تخلیقی شاہکار کو دنیائے ادب وسخن کے سامنے رکھ کر دنیائے ادب میں بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر گام زن ہونے کا ایک نادر موقع فراہم کیا۔

دسمبر ۲۰۱۷